بسم الله الرحمن الرحيم

اگر اُسے خط لکھوں تو کیا لکھوں

محمد اصغر میر پُوری

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

☆......نام کتاب : اگر اُسے خط لکھوں تو کیا لکھوں

!☆......شاعر : محمد اصغر میر پُوری

☆......اشاعت اوّل : جون 2012ء

☆......کمپیوٹر کمپوزنگ : عرفان ذاکر
12۔عثمان اینڈ سلیمان سنٹر چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر
☎:0334-4725703
Email:irfan26121972@gmail.com

☆......پرنٹنگ :

انتساب

پیارے بھائی محمد اسلم،

محمد اقبال، عابد محمود کے نام

جن سے مجھے بے حد پیار ملا اور

ہر کڑے وقت میں میری مدد کی

حرفِ اوّل

ہر حمد و ثناء میرے اللہ کے لیے بیشماء درود و سلام نبی پاک ﷺ پر ربِ کائنات کا مجھ جیسے ادنی انسان پر بہت بڑا احسان ہے جو اُس نے مجھے اتنی ہمت بخشی اور صلاحیت دی کے میں بھی اپنے احساسات کو صفحہ ءِ قرطاس پر لا سکوں اِس میداں میں کافی دوست احباب ہیں۔ جو میری حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں اور میری اصلاح بھی کرتے رہتے ہیں میں اُن سب کا تہہ دل سے ممنون ہوں جو وہ مجھ پر اتنا احسان کرتے ہیں اِس بات کا اجر انہیں میرے مولا ضرور دے گا۔

اِن دنوں میری کافی شاعری انٹرنیٹ اور فیس بک پر بھی ہے اور کافی لوگ ریڈیو ٹی وی پر میرا کلام سناتے رہتے ہیں جس سے بڑی مسرت ہوتی ہے میں اُن دوستوں کا بھی مشکور ہوں جو میری شاعری پڑھتے ہیں۔

آپ کی دُعاؤں کا محتاج

محمد اصغر میر پوُری

میرا اللہ ہی صرف میرا رہبر ہے

میرا اللہ ہی صرف میرا رہبر ہے
اس کے سوا کسی کا نہ ڈر ہے

غیر سے کیوں بھیک مانگنے جاؤں
جب کہ اللہ کا کرم مجھ پر ہے

کسی کو خوشیاں کسی کو غم
ہر کسی کا اپنا اپنا مقدر ہے

قسمت کا لکھا ہو کر رہنا ہے
ستاروں کا کوئی نہ چکر ہے

جو ہر حال میں خوش رہتا ہے
اُس شخص کا نام اصغر ہے

......☆......

اللہ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا

اللہ کے سوا کسی سے سوال نہیں کرتا
غیر اللہ کے سامنے عرضِ حال نہیں کرتا

جو بھی مانگنا ہو ربِ کریم سے مانگتا ہوں
خدا کہ سوا کسی کو نہ حاجت روا مانتا ہوں

جو لوگ سمجھتے ہیں اپنے اللہ کا قرآن مجید
وہ ہو نہیں سکتے کسی جاہل پیر کے مُرید

جو کوئی بے صبر ہو وہ بہادر انساں نہیں ہے
جو غیر اللہ کو قادر جانے وہ مسلماں نہیں ہے

قرآن و حدیث ہی میرے عقیدے کی دلیل ہے
حضور پہ جو درود و سلام نہ بھیجے وہ بخیل ہے

......☆......

جب کبھی اپنی زندگی کی کتاب لکھوں گا
سوچتا ہوں کس کے نام انتساب لکھوں گا

تمہیں میرے ساتھ کوئی منسوب نہ کر لے
تجھے اپنی نظروں کا انتخاب لکھوں گا

حسن کی تعریف کا یوں آغاز کروں گا
تیرے سرخ لبوں کو گلاب لکھوں گا

تیری نشیلی آنکھوں کی مستی کا کیا کہنا
انہیں صورت جامِ شراب لکھوں گا

خوشیوں بھری اپنی زندگی گزری
زیست کا کو ئی نہ عتاب لکھوں گا

......☆......

میرے ساتھ تیرے پیار کی خوشبو رہتی ہے
تجھ سے باتیں کرنے کی آرزور رہتی ہے

تیری دید سے روحانی سکوں ملتا ہے
تیرے انتظار میں آنکھ کرتی وضو رہتی ہے

کیا ایک خط لکھنے کا بھی وقت نہیں
کیا کام ہے جس میں مصروف تُو رہتی ہے

تجھے پانے کی آرزو جو اِس دل میں ہے
میرے جسم میں بن کے وہ لہو رہتی ہے

یہ سب میرے تخیل کا کمال ہے جاناں
دُور ہو کے بھی میرے پاس تُو رہتی ہے

......☆......

مجھے شوق ہے ریڈیو ٹی وی نہ اخبار کا
سُکون دلِ کو ملتا ہے دیکھ کر چہرہ یار کا

ہمیں بھی کسی نے پیار کے قابل سمجھا
یہ بندہ ناچیز بڑا ممنون ہے سرکار کا

ہمارے دل کی جب چوری ہوتی ہے
اس میں ہاتھ ہوتا ہے کسی پہرے دار کا

خدا کرے کسی مفلس کے گھر چوری نہ ہو
اُس سے پورا ہوتا نہیں خرچہ تھانیدار کا

آج مفت دن رات شاعری کر رہے ہیں
اصغر کو یہ صِلہ مِلا ہے کسی کے پیار کا

......☆......

رات بھر تیری یاد جگاتی ہے مجھے
پھر خون کے آنسو رُلاتی ہے مجھے

بیچ بھنور چھوڑ کے چل دیتی ہے
ساگر کنارے نہیں پہنچاتی ہے مجھے

میں کبھی کہیں بھٹک نہیں سکتا
نُور بن کر راہ دِکھاتی ہے مجھے

تیری یاد پہ میں کیا اور لکھوں
ہر روز نیا زخم لگاتی ہے مجھے

تیری ہر یاد میں تجھے لٹا دوں گا
ہر پَل ہر گھڑی ستاتی ہے مجھے

......☆......

تیرے ہی خیالوں میں کھوئے رہتے ہیں ہم
اِسی غم سے آنکھیں بھی رہتی ہیں نم

تیری جُدائی کہ سِوا اور بھی دُکھ ہیں
زندگی میں اِس سے بڑا نہیں کوئی غم

تُم ہر بار وعدہ کر کے جو بُھول جاتے ہو
شِکوہ زباں پہ لاتے ہمیں آتی ہے شرم

تمہارے سِوا کسی اور کے ہو نہیں سکتے
ہم نے کھائی ہوئی ہے یہ قسم

اِس بار تو رکھ لو اپنے یار اصغر کا بھرم
آج ہی مجھ سے ملنے کے لئے چلے آؤ صنم

......☆......

آنکھوں میں رہتا ہے کوئی سراب کی صُورت
دِل کے گلشن میں کِھلا رہتا ہے گُلاب کی صُورت

میں جس کی یاد میں دِن رات کھویا رہتا ہوں
وہ میری زندگی میں آیا تھا خواب کی صُورت

اپنے اللہ سے جسے مانگا تھا دُعاؤں میں
وہ مِلا ہے دُعاؤں کے جواب کی صُورت

اُس کے ساتھ زندگی کے جو حسیں لمحے بیتے
اُنہیں ساتھ رکھتا ہوں گوہرِ نایاب کی صُورت

اُسے پیار سے دیکھنا میرے لئے عبادت ہے
اصغر کے لئے یہ کام ہے ثواب کی صُورت

......☆......

ہم جس سے بھی پیار کرتے ہیں
اُس کی خاطر جاں نثار کرتے ہیں

یہ کرکے کوئی احسان نہیں کرتے
ایسا تو یار کے لئے یار کرتے ہیں

نہ جانے کب اُس کا فون آ جائے
جلدی میں تازہ غزل تیار کرتے ہیں

ہر بار ملنے کا وعدہ کر کے بھُول جاتے ہیں
کیوں اس طرح ہمیں اشک بار کرتے ہیں

آج ان کی باتوں سے یہ اندازہ ہوا
کے وہ اصغر کو کتنا پیار کرتے ہیں

......☆......

ابھی تک کچھ سمجھ نہ آیا ہے
پیار میں کیا کھویا پایا ہے

زندگی نے ہمیں یہی سکھایا ہے
دکھ ہے اپنا اور سُکھ پرایا ہے

ہم جیسے دیوانوں کو فکر کیسی
جو ملا ہنس کے جھولی پایا ہے

ہم صابر لوگ ہیں صبر کرتے ہیں
کبھی مقدر کبھی زمانے نے ستایا ہے

اصغر تیری یاد میں کچھ ایسا کھویا
خُود کو بُھول گیا تمیں نہ بھول پایا ہے

......☆......

جب بات کرتا ہے تو حد کرتا ہے
وہ ہر بات بڑی مستند کرتا ہے

جب اسے ملن کی عرضی بھیجوں
اسے بڑی بے دردی سے رد کرتا ہے

غموں سے لڑتے جب چور ہو جاتا ہوں
پھر کہیں جا کر وہ میری مدد کرتا ہے

زمانے میں بڑے عظیم ہیں وہ لوگ
جن کا کوئی حاسد حسد کرتا ہے

تجھ سے ملنا اصغر کے مقدر میں نہیں
ورنہ تجھ سے پیار بے حد کرتا ہے

......☆......

اگر اسے خط لکھوں تو کیا لکھوں
جان وفا لکھوں یا باد صبا لکھوں

جب تک خط کا مضمون نہیں ملتا
تب تک اس دل کو سکوں نہیں ملتا

پیار بھرا خط کبھی لکھا نہیں ہے
محبت کا مزہ ابھی چکھا نہیں ہے

میری زندگی میں ابھی کوئی آیا نہیں
اُلفت کیا ہے کسی نے سمجھایا نہیں

میرے پاس الفاظ کی کمی رہتی ہے
خط لکھتے آنکھ میں نمی رہتی ہے

آنسوؤں کی روانی میں کچھ نظر آتا نہیں
جو لکھتا ہوں کسی سے پڑھا جاتا نہیں

......☆......

Thank You for previewing this eBook

You can read the full version of this eBook in different formats:

- HTML (Free /Available to everyone)
- PDF / TXT (Available to V.I.P. members. Free Standard members can access up to 5 PDF/TXT eBooks per month each month)
- Epub & Mobipocket (Exclusive to V.I.P. members)

To download this full book, simply select the format you desire below